تلخیص و ترجمہ

ٹرکی ۱۹۴۰ء سے

(۳)

(سلسلہ کے لئے دیکھئے برہان مارچ ۱۹۴۳ء)

اندرونی واقعات | ٹرکی کی غیر جانبداری سے ان مسائل میں کوئی تخفیف پیدا نہیں ہوئی جو جنگ کے زمانہ میں ایک ملک کے اندر پیش آتے ہیں۔ اس زمانہ میں اس کے فوجی اخراجات بڑھ گئے۔ تجارتی جہاز اس کے ڈوب گئے اور ملک میں اشیار کی قلت ہوگئی، خصوصاً کھانے پینے کی چیزوں کی بہت کمی واقع ہوگئی۔ اخراجاتِ زندگی ۱۹۳۹ء سے ۶۰ فیصدی زیادہ ہوگئے۔ یہ اس وقت سب سے بڑی داخلی حیثیت ہے۔ سیاسی اسباب کی وجہ سے ٹرکی اشیار کی برآمد کے لئے میدانِ عمل بہت وسیع ہے مگر وہ نقل وحمل کی دقتوں کی وجہ سے کچھ زیادہ فائدہ نہیں اٹھا سکتا ہے انھیں دشواریوں کی وجہ سے وہ درآمد اور برآمد میں بھی توازن قائم نہیں رکھ سکا، اور ۱۹۳۱ء میں اشیار درآمد کی قیمت اشیار برآمد سے ۱۰،۴۸۹،۰۰۰ پونڈ بڑھ گئی اور ۱۹۴۱ء کی پہلی سہ ماہی میں اس کے برعکس اشیائے برآمد کی قیمت اشیائے درآمد سے ۲،۷۹۰،۰۰۰ پونڈ زیادہ ہوگئی تھی۔ سراج اوغلو کی وزارت عظمیٰ سے قبل حکومت کی طرف سے طرح طرح کی رکاوٹوں کی وجہ سے معاشی میدانِ عمل اور بھی تنگ تھا۔ جنوری ۱۹۴۰ء میں حکومت نے کانوں اور صنعت وحرفت کے کارخانوں کو اپنے تصرف میں لے لیا اور درآمد برآمد پر کنٹرول قائم کردیا۔ نومبر ۱۹۴۰ء میں ارغلی کی کوئلہ کی کانوں کو قومی سرمایہ قرار دیا گیا اور زنگولڈاک اور اسمرہ کے تمام کوئلے کے ذخیروں کو حکومت نے اپنے تصرف میں لے لیا۔ فروری ۱۹۴۱ء میں حکومت کی طرف سے ایک تجارتی محکمہ اشیار کی خرید اور انھیں باقاعدہ مقررہ قیمتوں پر فروخت کرنے کی غرض سے ۰۰۰،۰۰۰،۰ اپونڈ کے سرمایہ سے قائم کیا گیا۔ یہ محکمہ حد سے زیادہ نفع خوروں کے خلاف تادیبی کارروائیاں بھی کرتا تھا

اسی مہینہ میں حکومت نے تمام اس غلے کو جو کاشتکاروں کی ضروریات سے زائد تھا اپنے قبضہ میں لے لیا اور اس کا ناگہانی حالات کے لئے ذخیرہ کر دیا۔ جون ۱۹۴۱ء میں حکومت کے اشارہ سے محکمۂ زراعت نے ملک کی تمام پیداوار اپنی نگرانی میں لے لی۔ مئی ۱۹۴۲ء میں فصل کٹنے سے پہلے حکومت نے پیداوار پر قبضہ جما لیا۔ ۱۶ر جولائی ۱۹۴۲ء میں جب سراج اوغلو وزیر اعظم ہوئے تو اس پالیسی میں کچھ تبدیلی[1] ہوئی، آپ نے اعلان کیا کہ آئندہ سے حکومت صرف ۵۰ فیصدی پیداوار بڑے کاشتکاروں سے ۲۵ فیصدی متوسط کاشتکاروں سے اور ۲۵ فیصدی تیسرے درجہ کے کاشتکاروں سے خرید کرے گی اور اس کی طرف سے ۵۰ فیصدی قیمتیں زیادہ دیجائیں گی، باقی پیداوار کے لئے کاشتکاروں کو اختیار دیا گیا کہ وہ جس بھاؤ چاہیں فروخت کریں۔

فوجی اخراجات کی زیادتی کی وجہ سے اس وقت ترکی میں گندم کا سوال بہت ٹیڑھا ہے جنوری ۱۹۴۲ء میں مزدوروں کے لئے ۱½ پونڈ یومیہ روٹی کی تحدید کر دی گئی۔ مئی ۱۹۴۲ء میں حکومت کو اس کی نصف مقدار کرنا پڑی حالانکہ اسی مہینے میں ۰۰۰،۰۰ ٹن گندم اور آٹے کی درآمد ہوئی تھی۔ مارچ ۱۹۴۲ء میں حکومت کی طرف سے حکم دیا گیا کہ گندم کے آٹے میں ۲۵ فیصدی کمیٹی کا آٹا ملا کر روٹی تیار کی جائے۔ جون ۴۲ء میں اشیاء خوردنی کی قلت کی وجہ سے ملک کے اندر ایک ہنگامی شکل رونما ہوئی یہ ۲۰ سال کے عرصہ میں پہلا اتفاق تھا۔

۱۹۴۰ء سے حکومت کی طرف سے شہریوں پر بہت سی پابندیاں عائد کی گئیں۔ مارچ ۴۰ء میں کارخانوں اور کانوں میں روزانہ کام کا وقت نو گھنٹے کی جگہ بارہ گھنٹے کر دیا گیا۔ اس سے بچے اور عورتیں بھی مستثنیٰ نہ تھیں۔ ہفتہ میں ایک روز آرام کا ملتا تھا مگر یہ ضروری نہ تھا کہ وہ اتوار ہی کا دن ہو۔ دسمبر ۱۹۴۱ء سے حکومت نے ناجائز نفع خوروں اور ذخیرہ کرنیوالوں کے خلاف سخت تادیبی کارروائیاں شروع کیں۔ مارچ ۱۹۴۲ء میں بیر کی کشید اور بیش قیمت شرابیں اور سگریٹ فروخت کرنے کی ممانعت کر دی گئی چائے اور کافی کی فروخت اس وقت تک ممنوع قرار دی گئی جب تک حکومت ملک کے اسٹاک کا پوری طرح سے جائزہ نہ لے لے جنوری ۴۲ء میں تمام سرکاری افسروں کو حکم دیا گیا کہ

---

[1] موجودہ وزیر اعظم موسیو سراج اوغلو معاشیات کے بہت بڑے ماہر مانے جاتے ہیں آپ کی معاشی پالیسی مرحوم وزیر اعظم ڈاکٹر سیدام سے کچھ مختلف ہے اس کی ایک دلیل یہ ہے کہ آپ نے ڈاکٹر سیدام کی کابینہ کے صرف زراعت اور کامرس کے وزراء کو اپنی کابینہ میں نہیں لیا۔

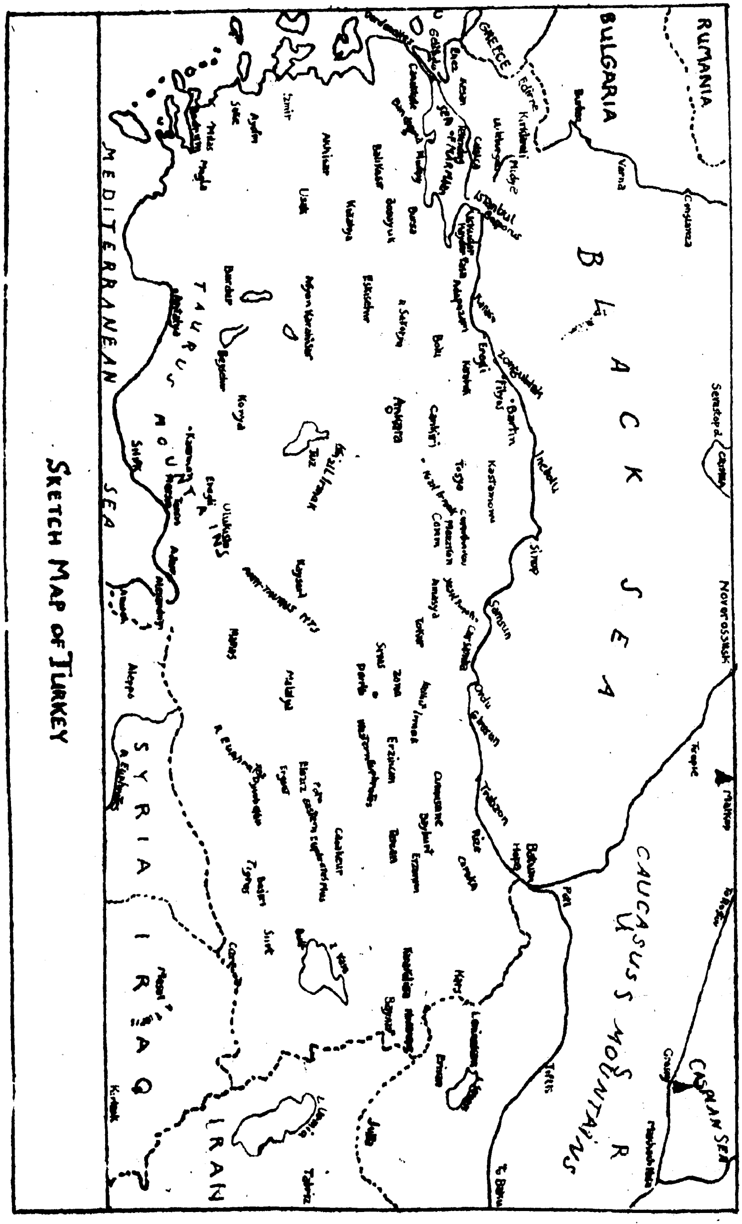

SKETCH MAP OF TURKEY

وہ اپنے ذاتی سامان اور اشیار کی تفصیل سے حکومت کو اطلاع دیں۔ جون ۱۹۴۲ء میں ایک سرکاری کمیشن نے جنگ کے زمانہ میں زائد منافع پر ٹیکس (Excess Profits Tax) تجویز کیا۔ اس کا وقت یکم جنوری ۱۹۴۰ء سے شمار کیا گیا۔ یہ ٹیکس ۱۰،۰۰۰ پونڈ سے زائد منافع سے شروع ہوتا تھا لیکن اگر اصل سرمایہ پر ۱۵ فیصدی سے زیادہ نفع ہو تو منافع کی آمدنی کی کوئی تحدید نہ تھی۔ اس ٹیکس کا غیر منقولہ جائداد پر بھی اطلاق ہوتا تھا۔ مارچ ۱۹۴۲ء میں حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ مشترکہ سرمایہ سے قائم ہونے والی کمپنیوں میں مجموعی سرمایہ سے ½ حصے سے زیادہ غیر ملکی سرمایہ نہیں لگایا جا سکتا ہے۔ فروری ۱۹۴۲ء میں حکومت نے ممالکِ غیر سے تجارتی کاروبار کرنے والوں کو حکم دیا کہ وہ تاجروں کی یونین سے وابستہ ہو جائیں اور خریداروں سے انھیں براہِ راست معاملہ کرنے کی ممانعت کردی۔ جولائی ۱۹۴۲ء میں حکومت کی طرف سے تمام اشیار برآمد پر کنٹرول قائم کیا گیا۔ اس کے لئے محکمہ تجارت سے اجازت نامہ حاصل کرنا ضروری تھا۔

جون ۱۹۴۲ء میں دو دو سو گھروں کے افراد کی انجمنیں ملک کے اندر قائم کی گئیں۔ ہر انجمن میں پانچ آدمیوں کی ایک کمیٹی مقرر تھی جو حکومت کے قوانین اور انتظامی کارروائیوں کی اطلاع دیتی تھی اور تقسیمِ اشیار میں افراد کی مدد کرتی تھی جولائی ۱۹۴۲ء کے بعد یہ انجمنیں معطل ہوگئیں، جب سراج اوغلو کی حکومت نے یہ کام مقامی میونسپلٹیوں کے سپرد کردیا اور اشیائے خوردنی سے پابندیاں اٹھالیں، اب سراج اوغلو کی حکومت روئی اور اون کے علاوہ تمام اشیار کے کنٹرول اٹھا لینے پر غور کررہی ہے

وسائل آمدنی | بد قسمتی سے ٹرکی کے پاس ضروری سامان اور مشینری آلات کی کمی ہے اس لئے وہ اپنے ملک کی معدنی دولت سے پوری طرح فائدہ نہیں اٹھا سکتا ہے۔ مئی ۱۹۴۲ء میں جب سرط، اور اسی سال راون ڈاک میں بصری کے قریب تیل کے چشمے ظاہر ہوئے تو برموں بنانے والی مشینوں اور دوسرے مشینری آلات کی بہت بڑی دقت محسوس ہوئی۔ ٹرکی میں اس وقت ۱۵،۰۰۰ ٹن تیل کا سالانہ خرچ ہے۔ مستقبل میں یہ امید کی جاتی ہے کہ تیل کے نئے چشموں کی وجہ سے اپنی ملکی ضروریات کے لئے دوسروں کا دست نگر نہ رہیگا۔ لیکن سازو سامان اور آلات کی کمی کو دیکھتے ہوئے یہ چیز محل نظر ہے۔ آخر ۱۹۴۱ء میں دریائے صقاریہ کی وادی میں لوہے کی کانیں ظاہر ہوئیں۔ اس وقت دھات صاف کرنیوالی مشینوں کی کمی کا مسئلہ درپیش تھا۔ ۱۹۴۲ء میں ارغنی اور کوارش کی کانوں سے ۸،۵۳۱ ٹن تانبا نکلا تھا۔ عکی شہر کی کان سے ۸۰۰ ٹن سالانہ